21969 ـ مسجد میں نماز کی ادائیگی کے وجوب کے لیے مسافت کتنی ہے؟

سوال

میں ان شاء اللہ برطانیا کا سفر کر رہا ہوں تقریبا وہاں ایك ہفتہ رہوں گا جہاں میری رہائش ہے وہاں سے مسجد تقریبا ڈیڑھ کلو میٹر کی مسافت پر ہے میں اذان نہیں سن سکتا کیونکہ برطانیا کی اکثر جگہوں پر بلند آواز سے نہیں کہی جاتی، اگر میں روزانہ پانچ بار اتنی مسافت طے کر کے باجماعت نماز کے لیے مسجد جاؤں تو مجھے مشقت اٹھانی پڑے گی (اللہ نے مجھے اچھی صحت سے نوازا ہے، لیکن روزانہ پانچ بار یہ مسافت طے کرنے کے لیے جھد درکار ہے) مجھے علم ہے کہ میں بس استعمال کرسکتا ہوں لیکن یہ روزانہ پانچ بار ہے جس میں بہت جدوجھد کرنا ہو گی، لہذا کیا میرے لیے اپنی رہائش میں اس اتنی مدت (ایك ہفتہ) انفرادی نماز ادا کرنا جائز ہے ؟
میں نے پڑھا ہے کہ جس مسافت سے اذان سنائی نہ دیتی ہو وہ پانچ کلو میٹر ہے، لیکن میرے خیال میں یہ مسافت بہت طویل ہے، کہ مسلمان شخص سے یہ مسافت طے کر کے مسجد جانے کا مطالبہ کیا جائے تا کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے، اس پر مستزاد یہ کہ میرے خیال میں اتنی طویل مسافت سے اذان کی آواز سنائی دے جائے، حتی کہ اگر فضاء میں خاموشی بھی ہو میرے خیال میں اس کے متعلق حساب لگانے میں غلطی ہوئی ہے، گزارش ہے کہ آپ اس کے متعلق اپنی رائے کی وضاحت کریں کہ جہاں میں رہونگا وہاں نماز ادا کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" عام حالت میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز سننے والے پر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنی واجب ہے جہاں وہ اذان ہوئی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو بغیر عذر کے اس کی نماز ہی نہیں "

اسے ابن ماجہ دار قطنی اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر کیا ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا: خوف، یا بیماری.

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

ایك نابینا شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تك لانے کے لیے کوئی نہیں تو کیا میرے لیے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو ؟

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو "

ابن مسعود رضی اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترك کر دیا، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، یا پھر مریض، ایك شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں اور پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن ہو لے کر ان مردوں کے پیچھے جاؤں جو نماز کے لیے نہیں آئے اور انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں "

نماز کی شان تعظیم اور مساجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی پر ابھارنے والی احادیث بہت ہیں، مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ مساجد میں نماز ادا کرنے کی محافظت کریں، اور ایك دوسرے کو اس کی تلقین اور اس پر تعاون کریں...

لیکن جو شخص مسجد سے اتنا دور ہو کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز نہ سنتا ہو تو اس کے لیے مسجد میں جانا لازم نہیں، مذکورہ احادیث کے ظاہر کی بنا پر اسے اور اس کے ساتھ دوسروں کو اپنی مستقل نماز باجماعت ادا کرنے کا حق حاصل ہے.

لیکن اگر وہ مشقت اٹھا کر ان مساجد میں نماز باجماعت ادا کریں دور ہونے کی بنا پر جن کی اذان بغیر لاؤڈ سپیکر سنائی نہیں دیتی تو ان کے لیے اس میں عظیم اجروثواب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" لوگوں میں سب سے زیادہ اجروثواب اسے حاصل ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ دور ہو اور زیادہ چل کر آئے "

مساجد کی طرف جانے کی فضیلت اور اس پر ابھارنے کی احادیث بہت زیادہ ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (12 / 58 ـ 61).

اذان کی سماعت کے ضابطہ میں علماء کرام کا کہنا ہے:

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب اذان دینےوالا سننے والا ہو (یعنی بہرہ نہ ہو) اور فضاء میں خاموشی اور سکون، اور ہوا میں ٹھراؤ ہو، لیکن اگر اذان دینے والا بہرہ ہو اور آدمی غافل ہو، اور فضاء میں خاموشی و سکون نہ ہو تو بہت ہی کم اذان سنائی دیتی ہے.

دیکھیں: الام (1 / 221).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

اذان کی سماعت میں معتبر یہ ہے کہ مؤذن شہر کے کنارے کھڑا ہو اور ماحول میں خاموشی اور سکون ہو تو اس اذان کے سننے والے پر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا لازم ہے، اور اگر نہیں سنتا تو لازم نہیں. اھـ

دیکھیں: المجموع شرح التھذیب للنووی (4 / 353).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وہ جگہ جہاں سے غالبا اذان سنائی دیتی ہے ـ اگر مؤذن بہرہ نہ ہو ـ وہ بلند و بالا جگہ ہے، اور فضاء میں سکون و خاموشی ہو، اور آوازوں میں ٹھراؤ اور سننے والا نہ تو لہو و لعب میں مشغول ہو اور نہ ہی بھولا ہوا...

دیکھیں: المغنی (2 / 107).

واللہ اعلم .